Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
یوم اتوار
The Daily
ALFAZL
RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۶۳/۲۸ | ۱۷ جمادی الاوّل سنہ ۱۳۹۴ھ ۹ احسان ۱۳۵۳ ہش ۹ جون سنہ ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۲۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت اور درازئ عمر کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں ۔

ربوہ ۸ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی ۔ حضور نے خطبۂ جمعہ میں سورۃ النحل کی آیت اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۰ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی معیت اور تائید و نصرت دو گروہوں کو حاصل ہوتی ہے ، ایک متقیوں کو اور دوسرے محسنین کو ۔ حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُرمعارف تحریرات کی روشنی میں تقویٰ اور احسان کی تعریف بیان کر کے نیز متقیوں اور محسنین کی صفات پر روشنی ڈال کر احباب کو تقویٰ اور احسان کی صفات سے اپنے آپ کو متصف کرنے کی تلقین فرمائی تا وہ اللہ تعالیٰ کی معیت اور تائید و نصرت کے ہمیشہ ہی مورد بنے رہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی معیت اور تائید و نصرت کے جلوے دکھاتا رہے ۔

ربوہ ۸ احسان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ

طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو عرصہ سے پرانی پیچش کی تکلیف چلی آرہی ہے جس کی وجہ سے آپ کی طبیعت ناساز ہو جاتی ہے ۔ احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے ۔ آمین

جیسا کہ اطلاع شائع ہو چکی ہے محترم نوابزادہ محمد احمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی تشریف لے گئے ہیں ۔ علاج وہاں بھی جاری رہے گا ۔ سابقہ اطلاع یہی تھی کہ طبیعت رفتہ رفتہ بہتر ہو رہی ہے البتہ گھبراہٹ اور بے چینی کی تکلیف وقفہ وقفہ سے اب بھی ہو جاتی ہے ۔ احباب آپ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازئ عمر کے لئے دردو الحاح سے دعائیں کرتے رہیں ۔

احبابِ جماعتِ احمدیہ کے نام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام

احباب نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد الحاح کے ساتھ عاجزانہ اور پُرسوز اجتماعی دعائیں بھی کریں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

احبابِ کرام! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

کل کے الفضل میں دوست میرا پیغام پڑھ چکے ہوں گے اور دعاؤں میں مصروف ہوں گے ۔ انفرادی دعاؤں کے علاوہ اُن مقامات پر جہاں نماز باجماعت کا اہتمام ہے احباب کثرت کے ساتھ روزانہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد ربِّ کریم ، اَلْبَرُّ الرَّحِیْمُ کے حضور الحاح کے ساتھ عاجزانہ اور پُرسوز اجتماعی دعائیں بھی کریں ۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے ۔ آمین ۔

۷ جون ۱۹۷۴ء / ۷ احسان ۱۳۵۳ ہش

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

پبلشر : مسعود احمد ٭ پرنٹر : سید عبد الحی ٭ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت :۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۹ ماہ احسان ۱۳۵۳ ہش

مومنوں کے لئے کامیابی کی حقیقی راہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اِس امر کو بار بار اور بہ تکرار ذہن نشین کرایا ہے کہ کامیابی محض ایمان کے ساتھ نہیں بلکہ ایسے ایمان کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں ایک مومن کو اعمال صالحہ یعنی موقع اور محل کے مناسب حال اعمال بجالانے کی توفیق ملتی چلی جائے۔ مثال کے طور پر سچے اور حقیقی ایمان اور اسکی عظیم الشان برکات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یَھْدِیْھِمْ رَبُّھُمْ بِاِیْمَانِھِمْ ج (یونس آیت ۱۰)

ترجمہ:۔ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک (اور مناسب حال) عمل کئے انہیں ان کا ربّ ان کے ایمان کی وجہ سے (کامیابی کے راستہ کی طرف) ہدایت دے گا۔

اس آیۂ کریمہ سے ظاہر ہے کہ جب تک ایمان لانے کے بعد اُس ایمان کے نتیجہ میں اعمال صالحہ نہ بجا لائے جائیں اُسوقت تک کامیابی کی امید رکھنا عبث ہے۔ کامیابی موقوف ہوتی ہے ایمان لانے کے بعد مناسب حال اعمال بجالانے پر۔ ایسا ایمان جس کے نتیجہ میں اعمال صالحہ بجالانے کی توفیق ملتی ہے انسان کی کایا پلٹ کر رکھ دیتا ہے۔ وہ وہ کچھ نہیں رہتا جو پہلے تھا بلکہ اَور ہی قسم کا انسان بن جاتا ہے۔ اِسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقی ایمان کی انقلاب انگیز تاثیرات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"ایمانوں کو وزن کرو۔ عمل ایمان کا زیور ہے۔ اگر انسان کی عملی حالت درست نہیں ہے تو ایمان بھی نہیں ہے۔ مومن خوبصورت ہوتا ہے۔ جس طرح ایک خوبصورت انسان کو معمولی اور ہلکا سا زیور بھی پہنا دیا جائے تو وہ اسے زیادہ خوبصورت بنا دیتا ہے اسی طرح پر ایک ایمان دار کو اس کا عمل نہایت خوبصورت بنا دیتا ہے۔ اگر وہ بد عمل ہے تو پھر کچھ نہیں۔ انسان کے اندر جب حقیقی ایمان پیدا ہو جاتا ہے تو اسکو اعمال میں ایک خاص لذت آتی ہے اور اس کی معرفت کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ وہ اس طرح نماز پڑھتا ہے جس طرح نماز پڑھنے کا حق ہوتا ہے۔ گناہوں سے اُسے بیزاری پیدا ہو جاتی ہے، ناپاک مجلس سے نفرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی عظمت اور جلال کے اظہار کے لئے اپنے دِل میں ایک خاص جوش اور تڑپ پاتا ہے۔ ایسا ایمان اسے حضرت مسیحؑ کی طرح صلیب پر چڑھ جانے سے بھی نہیں روکتا۔ وہ خدا تعالیٰ کیلئے اور صرف خدا تعالیٰ کے لئے حضرت ابراہیمؑ کی طرح آگ میں بھی پڑ جانے سے راضی ہوتا ہے۔ جب وہ اپنی رضاء کو رضاء الٰہی کے ماتحت کر دیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ جو علیم بذات الصدور ہے اس کا محافظ اور نگران ہو جاتا ہے اور اسے صلیب پر سے بھی زندہ اتار لیتا ہے اور آگ میں سے بھی صحیح و سلامت نکال لیتا ہے۔ مگر ان عجائبات کو وُہی لوگ دیکھا کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر پُورا ایمان رکھتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۷۵، ۳۷۶)

اس سے ظاہر ہے کہ حقیقی ایمان کی ایک عظیم الشان برکت یہ ہوتی ہے کہ انسان کو مناسب حال اعمال بجا لانے کی توفیق ملتی ہے اور اس ایمان کے بل پر ہی مشکلات اور مصائب کے وقت میں ایسے مومن کے پائے استقلال میں ذرہ بھر بھی لغزش نہیں آتی اور وہ کسی طور اور کسی لحاظ سے بھی اپنے ایمان پر آنچ نہیں آنے دیتا۔ اِس ایمان کے طفیل اس کے اندر بہادری و شجاعت پیدا ہو جاتی ہے جس کے زیر اثر وہ خوف اور غم اور حزن کو اپنے قریب نہیں آنے دیتا۔ صدقِ ایمان اور اس کے زیر اثر بہادری و شجاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدسی صفات صحابہ کرامؓ نے اس شان سے دکھایا کہ جس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے اس بے نظیر نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہمیشہ اپنے قول اور فعل کو درست اور مطابق رکھو۔ جیساکہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنی زندگیوں میں کر کے دکھا دیا ایسا ہی تم بھی اُن کے نقشِ قدم پر چل کر اپنے صدق اور وفا کے نمونے دکھاؤ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نمونہ ہمیشہ اپنے سامنے رکھو۔

. . . .

. . . . اُسوقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو حقِ رفاقت ادا کیا اُس کی نظیر دُنیا میں نہیں پائی جاتی۔ یہ طاقت اور قوّت بجُز صدق ایمان کے ہرگز نہیں آ سکتی۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۷۴، ۳۷۵)

الغرض کامل اور حقیقی ایمان جس کے طفیل انسان کو اعمال صالحہ بجالانے اور ہر طور و بہر حال صدق و وفا کے نمونے دکھانے کی توفیق ملتی ہے۔ انسان کی سب سے قیمتی متاع ہوتی ہے۔ اسی کے طفیل اس میں توکّل علی اللہ کا وصف ترقی پذیر ہوتا ہے، اسی کے طفیل تائید و نصرت الٰہی انسان کے شامل حال ہوتی ہے اور اسی کے طفیل کامیابی کی راہیں کھلتیں اور انسان کو فائز المرام کرنے کا موجب بنتی ہیں۔ یَھْدِیْھِمْ رَبُّھُمْ بِاِیْمَانِھِمْ کی رُو سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کیلئے کامیابی کی ایک ہی راہ رکھی ہے اور وہ یہ کہ وہ زبانی ایمان کو ہی کافی نہ سمجھتے ہوئے اپنے آپکو اُس سچے اور حقیقی ایمان سے متصف کریں جس کے ایک لازمی نتیجہ کے طور پر اعمالِ صالحہ بجالانے کی توفیق ملتی ہے اور جو انسان کی کایا پلٹ کر رکھ دیتا ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عدیم النظیر قوت قدسی کے زیر اثر ایسے ہی سچے، حقیقی اور انقلاب انگیز ایمان سے مالامال کر دکھایا تھا۔ اِسی لئے کامیابی کی راہیں ان کے لئے کھلتی چلی گئیں اور دنیا ان کے زیرِ نگیں ہوئے بغیر نہ رہی۔ بعد ازاں جب یہ ایمان ثریا پر چلا گیا تو پھر کامیابی کی راہیں مسدود ہو کر رہ گئیں اور تنزل کی کیفیت بڑھتی ہی چلی گئی۔ اقبال و عروج اب پھر اسی راہ سے آئے گا جس راہ سے پہلے آیا تھا یعنی اُسی سچے، حقیقی اور انقلاب انگیز ایمان کے ذریعہ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضؓ کو متصف کیا ؞

منظوم مفہوم سُورۃ فاتحہ

میں کرتا ہوں شروع اللہ کے اسمِ مبارک سے
کہ بن مانگے ہر اک پر ہے نہایت فضل میں جس کے

صلہ دیتا ہی جو انسان کے اعمال سے بڑھ کر
وہ جسکی رحمتِ پیہم ہے اپنے نیک بندوں پر

وہ ربّ العالمین پروردگار ہر دو عالم ہے
ہر اک حمد و ثناء اسکو ہے زیبا وہ مکرّم ہے

وہ ہے رحمان اُس جیسا نہیں ہے مہرباں کوئی
رحیمیت سے بھی بندوں کی جو کرتا ہے دِلجوئی

وہ یوم الدین کا مالک ہے وہ مختار ہے سب کا
جسے چاہے وہ عزت دے جسے چاہے کرے رُسوا

عبادت ہم تری کرتے ہیں تُو معبود ہے اپنا
تجھی سے استعانت بھی طلب کرتے ہیں اے مولا

دِکھا دے ہم کو سیدھا راستہ اپنی عنایت سے
چلا اپنی رضا کی راہ پر ہم کو ہدایت دے

دکھا وہ راستہ جس پر چلے ہیں متّقی پیہم
وہ جن پر تیرے انعامات کی بارش رہی ہر دم

بچا اُس راستے سے جو ہے مغضوبین کا رستہ
طریق گمرہاں سے بھی بچا ہم کو سدا مولا
(آمین)

(شیخ احمد [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتہائے احمدیہ گھانا (مغربی افریقہ) کی اڑتالیسویں ۴۸ سالانہ کانفرنس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ کے خصوصی پیغامات۔ ہزاروں سے زائد افراد کی شرکت۔ سفیر پاکستان متعین گھانا اور کمشنر برائے سنٹرل ریجن کی تشریف آوری۔ جماعت احمدیہ کی خدمات کا شاندار اعتراف۔ قربانیوں کی روح کا ایمان افروز مظاہرہ

مکرم مرزا نصیر احمد صاحب شاہد۔ پرنسپل احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے امسال بھی حسب سابق جماعت ہائے احمدیہ گھانا کی سالانہ کانفرنس کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوئی۔ یہ کانفرنس ۱۰ جنوری بروز جمعرات شروع ہو کر ۱۲ جنوری تک سالٹ پانڈ میں منعقد ہوئی۔ جس میں ملک کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی مختلف جماعتوں کے سات ہزار سے زائد احباب جماعت شامل ہوئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ایمان افروز اور روح پرور پیغام کے علاوہ محترم صاحبزادہ مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ کی طرف سے موصول ہونے والا پیغام بھی احباب کو پڑھ کر سنایا گیا۔

کانفرنس سے پاکستان کے سفیر متعین گھانا ہز ایکسیلینسی ایس اے معید علاوہ سنٹرل ریجن کے کمشنر کمانڈر جے کے ابیدوے (COMMANDER J. K ANEOUITE) نے بھی خطاب کیا جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہتے ہوئے نہایت ہی عمدہ الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

کانفرنس کی تیاریاں ایک ماہ قبل ہی شروع کر دی گئی تھیں۔ اس مرتبہ پیٹرول کی قلت بلکہ بعض اوقات نایابی کی وجہ سے گو تیاریوں کے مراحل بہت مشکل سے طے ہوئے تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے تمام تیاریاں وقت پر انجام پا گئیں۔ یہاں ایک امر کا اظہار ضروری ہے کہ گھانا میں مقامی حالات کے پیش نظر کانفرنس میں شرکت کرنے والے تمام احباب اپنے کھانے وغیرہ کا خود ہی انتظام کرتے ہیں۔ البتہ رہائش اور دیگر تمام سہولتیں مقامی طور پر مہیا کی جاتی ہیں۔ ایک اور امر بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ جلسہ گاہ کی تیاری کے سلسلہ میں ایک وسیع سایہ دار جگہ کا انتظام کرنا پڑتا ہے دوسرے ہزاروں افراد کے بیٹھنے کے لئے بنچوں اور کرسیوں کا انتظام بھی ضروری ہوتا ہے۔ مرکز میں تو جلسہ گاہ میں پرالی کے ذریعہ سے یہ مشکل حل کر لی جاتی ہے مگر یہاں پرالی کا میسر آنا مشکل ہوتا ہے اور دوسرے یہاں زمین پر زیادہ دیر تک بیٹھنے کا رواج نہیں اس لئے جلسہ گاہ کی تیاری کے سلسلہ میں سب سے بڑا اور اہم مسئلہ بنچوں کی فراہمی ہوتا ہے تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ انتظام بھی بخوبی طے پا جاتا ہے۔ بجلی کی فٹنگ وغیرہ کے سلسلہ میں ہر سال کافی اخراجات اٹھ جاتے ہیں مگر اس سال ہمارے ایک مخلص بھائی مکرمی علی حمید صاحب نے یہ بیڑا اٹھا لیا اور انہوں نے بجلی کے سلسلہ میں تمام کام خود مکمل کر دیئے۔ جلسہ گاہ کی تیاری مکرمی برادرم محمد یوسف صاحب یاؤسن کے ذمہ تھی جو انہوں نے وقت پر انجام دے دی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

افتتاحی اجلاس منعقدہ ۱۰ جنوری ۱۹۷۴ء کی صدارت کے لئے سفیر پاکستان گھانا ہز ایکسیلینسی ایس اے معید صاحب کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی۔ چنانچہ سفیر محترم ۱۰ جنوری کو ۹ بجے اکرہ سے سالٹ پانڈ تشریف لے آئے اور کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت اور نظم کے بعد محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امیر و مشنری انچارج نے احباب جماعت کے نام سیدنا حضرت اقدس حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس سے موصول ہونے والا ایمان افروز پیغام جو حضور ایدہ اللہ نے بالخصوص اسی موقع کے لئے ارسال فرمایا تھا پڑھ کر سنایا۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ پیغام جماعت کے اخبار "GUIDANCE" میں شائع کر کے احباب میں کانفرنس کے دوران ہی تقسیم کر دیا گیا تھا۔ ازاں بعد محترم مولانا کلیم صاحب نے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر کا پیغام بھی احباب جماعت کو پڑھ کر سنایا۔ ہر دو پیغامات کا مکمل متن بغرض افادۂ احباب درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام:۔

احباب کرام!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے خالص اور دلی گروہوں میں سے بنائے رکھے اور آپ کے اخلاص اور ایمان اور اموال میں بے حد برکت دے۔

مجھے یہ معلوم کر کے بے حد مسرت ہوئی کہ آپ ان دنوں اپنے اوقات کو ذکر الٰہی اور دعاؤں میں گذار رہے۔ خدا اور اس کے رسول کی باتیں سننے کے لئے جمع ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ یہ اجتماع اس علاقہ کے لئے بہت بابرکت ثابت کرے۔ آمین

خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کو حاصل کرنے کے لئے ہر راہ کی تلاش میں ہمیشہ رہیں اور غلبہ اسلام کے دن کو قریب تر لانے کیلئے قربانی پیش کریں۔ طاغوتی طاقتوں کے ساتھ آخری جنگ جاری ہے جماعت احمدیہ کے مرد عورتیں اور بچے سبھی اس جنگ میں صف اول کے سپاہی ہیں کسی طبقہ کو کمزور نہ رہنے دیں۔

قرآن مجید سیکھیں۔ سکھائیں۔ پڑھیں اور پڑھائیں اور اسلام کے رنگ میں رنگین ہو کر ہر قربانی کے لئے ہمیشہ تیار رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

(مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر کا پیغام:۔

"برادران!

السلام علیکم

مجھے یہ معلوم کر کے بے حد مسرت ہوئی ہے کہ آپ جنوری کے آغاز میں اپنی سالانہ کانفرنس کا انعقاد کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اسے بے حد بابرکت کرے اور آپ کی مضبوطی کا ذریعہ بنائے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپکی کوششوں کو ثمر آور کرے اور آپ کو اپنے ملک میں احمدیت اور اسلام کی اشاعت کرنے اور اپنے بھائیوں کو اسلام کی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے کی ترغیب دینے کی خاطر ایک مؤثر پروگرام وضع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیا سال آپ سب کو مبارک ہو مجھے امید ہے کہ آپ نئے سال میں اسلام کی عظمت قائم کرنے کی خاطر خاص جدوجہد کریں گے

والسلام

مرزا مبارک احمد
وکیل التبشیر

ان ہر دو پیغامات کے بعد محترم امیر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں احباب جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ

"قرآنی تعلیم کی رو سے ہر احمدی پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے وطن عزیز کی خدمت کے لئے بھرپور کوشش کرے اور اپنی وفاداری اور حب الوطنی کا عملی ثبوت پیش کرتے ہوئے حکومت وقت کی اطاعت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے۔ نیز آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ملک اور قوم کی ترقی اور بہبود کے لئے حکومت نے جو بھی پروگرام جاری کئے ہیں۔ ان میں ہم سب کو دوسرے لوگوں سے بڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کرنی چاہیئے محترم امیر صاحب کا یہ خطاب نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کے خطاب کے بعد مکرمی عبداللہ ناصر صاحب بوانٹنگ ایم ایس سی ہیڈ ماسٹر احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کی تقریر تھی جس کا موضوع تھا ISLAM-A UNIFYING FORCE مکرمی عبداللہ ناصر صاحب نے سورۃ الصف کی پہلی پانچ آیات پر اپنے معنوں کی بنیاد رکھتے ہوئے بیان کیا کہ قرآن کریم نے جہاں ایک طرف اتحاد اور اتفاق کی اہمیت کو بیان کیا ہے۔ وہاں اس نے ایسی ہدایات اور تعلیمات بھی بیان کی ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد پیدا ہو سکتا ہے اور دراصل یہ قرآن کریم ہی ہے جو اس زمانہ میں عالمگیر سطح پر صحیح اور قابل اعتماد اتحاد پیدا کر سکتا ہے مکرمی عبداللہ صاحب کے خطاب کے بعد مکرمی برادرم اسماعیل بی۔ کے ایڈو صاحب، مکرمی برادرم نورالدین صاحب آدم عطا، اور مکرمی برادرم اسحاق ایلصل صاحب نے علی الترتیب "قرآنی پیشگوئیاں" "چرچ سے مسجد تک" اور "احمدیت پر اعتراضات کے جوابات" کے موضوعات پر ۲۰، ۲۰ منٹ کی تقاریر کیں۔

آخر میں صدر اجلاس سفیر پاکستان ہز ایکسی لینسی ایس اے معید صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ جس میں آپ … جماعت احمدیہ … خدمات کو نہایت ہی عمدہ پیرائے میں خراج تحسین پیش کیا آپ نے فرمایا کہ گھانا اور پاکستان میں صرف بعض مشترکہ مفادات کا ہی رشتہ نہیں بلکہ گھانا اور پاکستان کا ایک اور بھی رشتہ ہے اور وہ ہے جماعت احمدیہ۔ جماعت احمدیہ جس کا مرکز پاکستان میں ہے۔ بڑے عرصہ سے یہاں واقفین زندگی مبلغین کو بھجوا رہی ہے جنہوں نے یہاں آکر گھانا کے عوام کی خدمت میں نمایاں حصہ لیا ہے اور یوں اس جماعت کے ذریعہ سے پاکستان اور گھانا کے عوام میں ایک مضبوط اور لازوال رشتہ قائم ہو چکا ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ اور بھی مضبوط اور گہرا ہوتا جائیگا" محترم سفیر صاحب کے اس خطاب کے ساتھ ہی پہلے اجلاس کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔ اجلاس کے بعد سفیر محترم احباب کے ہمراہ مشن ہاؤس میں تشریف لائے جہاں آپ نے دوپہر کا کھانا تناول فرمایا اور پھر آپ اپنی کار پر اکرہ تشریف لے گئے۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس ظہر اور عصر کی نمازوں کے بعد (جو پنڈال میں ہی ادا کی گئیں) شروع ہوا۔ پروگرام کے مطابق اس اجلاس کی صدارت ہمارے ایک مخلص احمدی دوست الحاج ابو وہمہ (ABU-WEHMA) نے کی جو اس سے قبل مختلف ممالک میں گھانا کے سفیر رہ چکے ہیں اور حال ہی میں ملازمت سے بطور سفیر ہی ریٹائر ہو کر واپس تشریف لائے ہیں، نے کی۔ الحاج موصوف ہمارے ایک مرحوم احمدی بھائی ٹیچر وہمہ صاحب کے صاحبزادے ہیں جو اپنی زندگی میں گھانا کے شمالی علاقوں میں احمدیت کی تبلیغ میں نمایاں حصہ لیتے رہے ہیں۔ تلاوت اور نظم کے بعد سب سے پہلی تقریر برادرم مکرم مولوی علی حیدر صاحب اپیل کی تھی جنہوں نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسولؐ" پر تقریر کی۔ مکرم علی حیدر صاحب ۷۳ء میں جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہوئے اور حال ہی میں آپ گھانا میں ریجنل مشنری برائے اکرہ ریجن ایسٹرن ریجن و ولٹا ریجن مقرر ہوئے ہیں آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تحریرات اور حضور علیہ السلام کے عشق رسولؐ میں ڈوبے ہوئے بعض فارسی اور عربی اشعار پڑھ کر اور پھر ان کا انگریزی میں ترجمہ کر کے احباب کے سامنے حضور علیہ السلام کے اس پہلو پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ محترم علی حیدر صاحب کے بعد مکرمی برادرم محمد یوسف صاحب یاؤسن جو سنٹرل اور ویسٹرن ریجن کے مبلغ ہیں نے "احمدی مسلمان ہیں" کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا آپ نے اسلام اور مسلمان کی تعریف احادیث کی روشنی میں خوب تفصیل سے بیان کی اور اپنے خطاب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض عبارات سے مزین کیا اور حاضرین پر واضح کیا کہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی رو سے احمدی سچے مسلمان ہیں۔ مکرمی یوسف یاؤسن صاحب کے بعد ہمارے ایک مقامی دوست مکرمی برادرم حسین اسوپیا صاحب (HUSSEIN ASOPIA) نے "مطالعہ قرآن کی اہمیت" پر بہت دلچسپ تقریر کی۔ ان کا یہ خطاب انگریزی میں تھا مگر خود ہی ساتھ ساتھ اس خطاب کا مقامی زبان میں ترجمہ بھی کرتے جاتے تھے اور اس طرح تمام حاضرین نے یکساں طور پر ان کے خطاب سے استفادہ کیا آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد "جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے" کی روشنی میں احباب کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ انہیں خود بھی قرآن سیکھنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے اور اپنے بچوں کو بھی قرآن سکھانا چاہیئے مکرمی حسین صاحب کے بعد کماسی احمدیہ مشن کے سیکرٹری مکرمی برادرم یوسف ایڈوسی صاحب (YOUSUF EDUSEI) نے "مسیح آخرالزمان" کے موضوع پر مقامی زبان میں خطاب کیا۔

آخر میں صدر اجلاس مکرمی الحاج ابو وہمہ صاحب نے صدارتی خطاب میں شمالی گھانا میں احمدیت کی خدمات کے سلسلہ میں جن بعض لوگوں نے نمایاں کام کیا تھا ان کا ذکر کرتے ہوئے جماعت کے افراد کو خصوصی طور پر توجہ دلائی کہ وہ زیادہ سے زیادہ تبلیغ پر زور دیں اور اس کیلئے اپنے زیادہ سے زیادہ اوقات وقف کریں۔ آپ کے اس خطاب کے بعد دوسرے اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

اس کانفرنس کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ دن کے اجلاسوں کے علاوہ نماز مغرب اور عشاء کے بعد روزانہ ایک شبینہ اجلاس بھی منعقد ہوتا ہے جو تربیتی امور کے علاوہ بعض انتظامی نوعیت کے امور پر بھی مشتمل ہوتا ہے اور ایک مختصر سا اجلاس صبح نماز فجر کے بعد بھی منعقد ہوتا ہے محترم امیر صاحب اس اجلاس میں شروع سے آخر تک تشریف رکھتے ہیں اور ان کی نگرانی میں تمام کارروائی انجام پاتی ہے۔

امسال بھی شبینہ اجلاس نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد منعقد ہوا جس میں تلاوت کے بعد ہر ریجن سے ایک ایک نو احمدی دوست تشریف لائے اور انہوں نے اپنے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنائے جس سے ایک طرف احباب کے علم میں اضافہ ہوا تو دوسری طرف وہ ان کے ازدیاد ایمان کا باعث بھی ہوا۔

دوسرا روز

کانفرنس کے دوسرے روز کا آغاز بھی حسب معمول تہجد کی ادائیگی سے ہوا۔ یہاں نماز تہجد میں اسی کثرت سے احباب شامل ہوتے ہیں جس کثرت کے ساتھ وہ کسی دوسری نماز میں شامل ہوتے ہیں اس میں کوئی استثناء نہیں۔ تمام جوان بوڑھے، مرد، عورتیں حتیٰ کہ بچے بھی نماز تہجد میں ذوق وشوق سے شریک ہوتے ہیں صبح کی خاموشی میں جب تمام احباب لمبی لمبی قطاروں میں انتہائی سکون سے قرآن کریم کی تلاوت سن رہے ہوتے ہیں تو دیکھنے والے پر عجیب کیفیت طاری ہو جاتی ہے مرکز سے ہزاروں میل دور بسنے والی اقوام کا عبادات میں ایسا شغف صحابہ کا زمانہ یاد دلا دیتا ہے۔ اور انسان پر یہ حقیقت کھل کر واضح ہو جاتی ہے کہ فی الواقعہ یہ انقلاب خدا کے زبردست ہاتھ نے ہی پیدا کیا ہے اس کے ساتھ ہی صبح کے سناٹے میں دائیں طرف چند گز کے فاصلے سے بحر اوقیانوس کی لہروں کا مسلسل شور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کی عظمت کی مسلسل یاد دلا رہا ہوتا ہے۔

نماز تہجد کے بعد نماز فجر تک کے مختصر وقفہ میں ایک مقامی مبلغ عبدالمالک اچے صاحب نے درس قرآن کریم دیا۔ نماز فجر کے بعد مکرمی برادرم مولوی محمد یوسف یاؤسن صاحب نے جماعت کی ذیلی تنظیموں یعنی مجالس انصار اللہ خدام الاحمدیہ اطفال الاحمدیہ، اور لجنہ اماء اللہ کا مختصر تعارف کرایا جس میں انہوں نے صحابہؓ کے زمانہ کے بعض واقعات بیان کرتے ہوئے احباب کے سامنے یہ حقیقت واضح کی کہ جماعت کے تمام طبقے برابر طور پر فعال ہونے چاہئیں اور کوئی طبقہ بھی اسلام کی خدمت میں دوسروں سے پیچھے نہیں رہنا چاہیئے ازاں بعد ناشتے اور دن کے اجلاس کی تیاری کیلئے یہ اجلاس برخاست ہوا۔

پہلا اجلاس

پہلا اجلاس ۸½ بجے شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت محترم الحاج ممتاز بیگ صاحب آرمقر، پریذیڈنٹ جماعت ہائے احمدیہ گھانا نے کی اس اجلاس میں مہمان خصوصی کے طور پر سنٹرل ریجن کے کمشنر کمانڈر J.K. AMEDUME کو دعوت دی گئی تھی جو اجلاس کے شروع ہونے تک تشریف لے آئے۔ تلاوت اور نظم کے بعد جماعت کے جنرل سیکرٹری مکرمی برادرم مسعود جمال صاحب جانسٹن نے سالانہ کارگذاری کی رپورٹ پڑھ کر سنائی ازاں بعد مہمان خصوصی کمانڈر جے آمے ڈومے صاحب ڈائس پر تشریف لائے اور اپنی تقریر پڑھ کر سنائی اپنی تقریر میں کمشنر صاحب نے کہا کہ جماعت احمدیہ ایک انقلابی جماعت ہے جو اسلام کی اشاعت کیلئے وقف ہے کیونکہ حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر ایمان رکھتے تھے کہ انسانیت صرف اسی مذہب پر عمل کر کے فائدہ اٹھا سکتی ہے جو ان کے ذریعہ سے ظہور میں آیا"، جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوئے کمشنر نے کہا کہ :-

"جماعت احمدیہ کی خدمات ایک ایسی بات ہے جس پر ہم بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔ ہماری قومی آزادی کی کونسل جماعت کی ان خدمات کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے جو جماعت نے ہماری قوم کی روحانی اور تعلیمی ترقی کے لئے سر انجام دی ہیں"۔

کمشنر صاحب کی تقریر کے بعد محترم مولانا کلیم صاحب نے ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جس کے بعد کمشنر صاحب اپنی دیگر مصروفیات کے پیش نظر تشریف لے گئے اور اجلاس کی کارروائی جاری رہی۔

اگلی تقریر مکرم محترم الحاج الحسن عطا صاحب کی تھی جو ابھی حال ہی میں جلسہ سالانہ ربوہ میں جماعت احمدیہ گھانا کی نمائندگی کا شرف حاصل کر چکے تھے۔ محترم الحاج حسن عطا صاحب کو اس سے قبل بھی تین مرتبہ جلسہ سالانہ ربوہ پر حاضر ہونے کا شرف حاصل ہے۔ مکرم الحاج حسن عطاء صاحب کی تقریر اس غرض سے دوسرے روز رکھی گئی تھی تا زیادہ سے زیادہ احباب ان کی تقریر سے استفادہ کر سکیں۔ ان کی تقریر کا موضوع "اخبار ربوہ" تھا۔ آپ نے اپنی تقریر میں اپنے گھانا سے ربوہ تک کے سفر کے حالات اور پھر جلسہ سالانہ ربوہ کا آنکھوں دیکھا حال بیان فرمایا اور آخر میں گھانین طلباء جو جامعہ احمدیہ ربوہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں کے ٹیپ شدہ پیغامات کانفرنس میں حاضر تمام احباب کو سُنائے۔

اگلی تقریر مکرم الحاج یعقوب بوائنگ صاحب کی تھی الحاج یعقوب صاحب جماعت کے مخلص افراد میں سے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے بے شمار فضلوں سے نوازا ہے اور وہ ان فضلوں کے بہت ہی شکر گذار بھی ہیں اور ہمیشہ ہی مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ حصہ لیتے ہیں۔ ان کے ایک صاحبزادے برادرم ابراہیم بن یعقوب صاحب جامعہ احمدیہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ الحاج یعقوب صاحب کی تقریر کا موضوع "مالی قربانیاں" تھا جس میں انہوں نے احباب کو اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ سے زیادہ اموال پیش کرنے کی تحریک کی۔ کانفرنس پر احباب مالی قربانیاں بھی پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ اس موقع پر حاجی یعقوب صاحب نے تین صد سڈیز یعنی قریباً ۱۲۰ پاؤنڈ کی رقم بطور مالی قربانی پیش کی۔ ان کے بعد تمام ریجنوں نے زیادہ سے زیادہ اموال پیش کرنے میں مسابقت کی روح کا مظاہرہ کیا۔ چنانچہ اس کانفرنس کے اختتام پر جو کل رقم تمام جماعتوں نے اجتماعی اور انفرادی طور پر پیش کی اس کی میزان چودہ ہزار CEDIS تھی جو تقریباً ایک لاکھ بارہ ہزار روپے پاکستانی کے برابر بنتی ہے۔ ساڑھے بارہ بجے کے قریب اجلاس جمعہ کی تیاری کے لئے برخاست ہوا۔

دو بجے کے قریب نماز جمعہ و عصر ادا کی گئیں۔ خطبہ جمعہ میں مکرم و محترم امیر صاحب نے اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں اور احسانات کا ذکر فرمایا جو جماعت احمدیہ گھانا پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ۷۳ء کے دوران نازل ہوئے اپنے اس خطبہ میں محترم امیر صاحب نے مختصر طور پر جماعتی ترقیات کو بیان فرمایا جو مختلف طور پر جماعت کو حاصل ہوئیں خصوصاً آپ نے مجلس نصرت جہاں سکیم کی برکات کا تفصیل سے جائزہ لیا اور بتایا کہ اس وقت اس سکیم کے تحت جماعت نے گھانا میں سات سیکنڈری سکول اور چار ہسپتال جاری کئے ہوئے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے سر انجام دیجانیوالی خدمات کا ہر اپنا اور بیگانہ معترف ہے

دوسرا اجلاس

نماز جمعہ کے بعد دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی جس کی صدارت خود محترم امیر صاحب نے فرمائی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مالی قربانیوں کا سلسلہ جاری رہا۔ اس دوران بعض احباب نے مقامی زبان میں بعض نظمیں پڑھیں جن میں مالی قربانیوں کی ترغیب دلائی گئی تھی۔

فٹ بال کا میچ

اس کانفرنس کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ درمیانے روز دوسرے اجلاس کے معاً بعد ایک فٹ بال کا میچ بھی کھیلا جاتا ہے۔ چنانچہ حسب دستور سابق اس سال بھی اجلاس کے معاً بعد شمالی گھانا اور جنوبی گھانا کی مجالس خدام الاحمدیہ کے درمیان ایک دوستانہ میچ کھیلا گیا جو برابر رہا۔ ہزاروں احباب نے اس میچ کا شوق سے نظارہ کیا اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

تیسرا اجلاس

بعد از نماز مغرب و عشاء تیسرا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جو احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج کے ایک طالبعلم آدم عبد اللہ نے کی۔ سنٹرل اور ویسٹرن ریجن کے تمام سرکٹ مشنریز نے اپنی اپنی کارگذاریوں کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔

تیسرا روز

تیسرا روز بھی حسب معمول نماز تہجد کی ادائیگی سے شروع ہوا جس کے بعد درس ہوا۔ نماز فجر کے بعد کے مختصر اجلاس میں اشانٹی برونگ اہافو اور ایسٹرن ریجن کے تمام سرکٹ مشنریز نے اپنی اپنی سالانہ کارگذاری کی رپورٹ حاضرین کے سامنے پیش کی۔

آخری اجلاس

آخری اجلاس حسب پروگرام ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوا۔ جس کی صدارت محترم امیر صاحب نے فرمائی۔ تلاوت کے بعد جو احمدیہ مشن کے سکرٹری مکرمی ابراہیم جیمصی صاحب نے کی۔ پہلی تقریر خاکسار نے کی جس کا موضوع تھا "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں" خاکسار نے قلتِ وقت کے پیش نظر صرف ایک پیشگوئی کا انتخاب کیا۔ جس میں خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کی ڈاکٹر ڈوئی کے مقابل پر پیشگوئی اور اس کا عظیم الشان ظہور بیان کیا اور تفصیل سے بیان کیا کہ کس طرح اسلام کے مقابل پر عیسائیت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں ایک ذلت آمیز اور عبرتناک شکست اٹھانی پڑی۔

دلچسپ علمی مقابلہ

خاکسار کی تقریر کے بعد بچوں پر مشتمل دو گروپوں کا ایک علمی مقابلہ ہوا۔ ایک گروپ سالٹ پانڈ سے اور دوسرا گروپ ایک اور قریبی جماعت "عبورا" سے مقابلے میں شرکت کے لئے آیا تھا، یہ دونوں گروپ اس تعلیم القرآن کلاس کے بچوں پر مشتمل تھے۔ جو سالٹ پانڈ میں بڑے لمبے عرصہ سے محترم امیر صاحب کی بیگم صاحبہ نے جاری کی ہوئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کے بہتر نتائج مرتب فرمائے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی تزکیۂ نفس کرتی اور اموال کو بڑھاتی ہے!

ایک ضروری درخواست

یہ عاجز اپنے والد بزرگوار مکرم و محترم جناب صوفی محمد رفیع صاحب مرحوم ریٹائرڈ ڈی۔ ایس، پی سکھر۔ سابق امیر جماعتہائے احمدیہ خیر پور ڈویژن کے حالاتِ زندگی ضبط میں لانا چاہتا ہے۔ جو دوست والدِ محترم کے متعلق کوئی بات جانتے ہوں۔ اس عاجز کو فوری طور پر مندرجہ ذیل ایڈریس پر بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(خاکسار فخر الدین راجہ ریٹائرڈ مختار کار احمدیہ منزل براج ٹاؤن سکھر سندھ)

دُعائے مغفرت

خاکسار کے تایا مرزا محمد ابراہیم صاحب جہلم میں مورخہ ۳ رجون کو بعمر ۸۴ سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥

جنازہ ربوہ پہنچایا گیا۔ محترم مولانا مولوی ابو العطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور انہیں بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے کے بعد دعا مکرم سید مبارک مسعود شاہ صاحب نے کرائی۔ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور سب کا حامی و ناصر ہو۔

(مرزا محمد ادریس سابق مبلغ انڈونیشیا)

درخواستِ دُعا

میرے والد مولوی فضل احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دولیال جٹاں آزاد کشمیر عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دُعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ نیز خاکسار بہت سی پریشانیوں میں مبتلا ہے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان پریشانیوں کو

اچھے دانت اعلیٰ صحت کی ضمانت ہیں

ANTI CARIES. کیریز دانتوں کے گھن کیلئے

ANTI PYORRHOEA. پائیوریا ماسخورہ کیلئے

استعمال کیجئے اور ہمیشہ کیلئے ان بیماریوں سے نجات پائیے

قیمت فی کورس ۱۰/- دانتوں کی حفاظت کا رسالہ مفت

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۹۰۶

مجلس انصار اللہ اور تعمیر گیسٹ ہاؤس کا چندہ جلد ادا کر کے ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہب کی جان، اس کا خلاصہ اور اسکی روح صرف دعا ہی ہے

دعا اللہ تعالیٰ کے حضور پگھل جانے اور تذلل و انکسار کا مجسم نمونہ بن جانے کا نام ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الفرقان کی آیت قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ خدا تعالیٰ کی ایسی آواز تھی جس کے ذریعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور آپ کے ساتھ ہی آپ کے وابستگان دامن بھی بڑھتے چلے گئے۔ جیسے اگر کوئی شخص گھوڑے پر سوار ہو تو اُس کا کوٹ اور پاجامہ اور دوسرے کپڑے بھی ساتھ ہی سوار ہو جاتے ہیں۔ پھر صحابہؓ نے یہاں تک ترقی کی کہ قیصر و کسریٰ کے خزائن مسلمانوں کے قبضہ میں آئے اور وہ بڑے بڑے ملکوں کے بادشاہ بن گئے۔ یہ بھی لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ کی صداقت کا ہی ظہور تھا کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں ہوئی اور پھر جب آپ بڑھے تو آپ کے وابستگانِ دامن بھی ساتھ ہی ترقی کر گئے۔ یہی حکمت ہے جس کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ (توبہ ع۱۵) کی تاکید فرمائی ہے کیونکہ جب صادقین کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا پھاٹک کھلتا ہے تو ساتھ ہی ان کی معیت اختیار کرنے والے بھی داخل ہو جاتے ہیں۔

پھر لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ لولا تضرعکم الیہ یعنی اگر تم اس کو نہ پکارو اور اُس کے حضور گریہ و بکا نہ کرو اور عجز اور انکسار کے ساتھ اُس کے آگے جھک کر یہ نہ کہو کہ الٰہی ہمارا تو کوئی حق نہیں اگر تو ہم پر احسان کر دے تو تیری ذرّہ نوازی ہے تو اللہ تعالیٰ کو تمہاری کیا پرواہ ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ مذہب کی جان اور اس کا خلاصہ اور اس کی روح اگر کوئی چیز ہے تو وہ صرف دعا ہی ہے مگر دعا اس امر کا نام نہیں کہ انسان صرف مُونہہ سے ایک بات کہہ دے اور سمجھ لے کہ دعا ہو گئی۔ دعا اللہ تعالیٰ کے حضور پگھل جانے کا نام ہے۔ دعا ایک موت اختیار کرنے کا نام ہے۔ دعا تذلل اور انکسار کا مجسّم نمونہ بن جانے کا نام ہے۔ جو شخص صرف رسمی طور پر مُونہہ سے چند الفاظ دہراتا چلا جاتا ہے اور تذلل اور انکسار کی حالت اس کے اندر پیدا نہیں ہوتی۔ جس کا دل اور دماغ اور جس کے جسم کا ہر ذرّہ دعا کے وقت محبت کی بجلیوں سے تھرتھرا نہیں رہا ہوتا وہ دعا سے تمسخر کرتا ہے۔ وہ اپنا وقت ضائع کر کے خدا تعالیٰ کا غضب مول لیتا ہے۔ پس ایسی دعا مت کرو جو تمہارے گلے سے نکل رہی ہو اور تمہارے اندر اس کے مقابل پر کوئی کیفیت پیدا نہ ہو۔ وہ دعا نہیں بلکہ الٰہی قہر کو بھڑکانے کا ایک شیطانی آلہ ہے۔ جب تم دعا کرو تو تمہارا ہر ذرّہ خدا تعالیٰ کے جلال کا شاہد ہو۔ تمہارے دماغ کا ہر گوشہ اس کی قدرتوں کا مطالعہ کر رہا ہو۔ اور تمہارے دل کی ہر کیفیت اس کی عنایتوں کا لُطف اُٹھا رہی ہو تب اور صرف تب تم دعا کرنے والے سمجھے جا سکتے ہو۔ یہ کیفیت پیدا ہونی بظاہر مشکل نظر آتی ہے مگر جس شخص کے ایمان کی بنیاد عشقِ الٰہی پر ہو اس کے لئے اس سے زیادہ آسان اور کوئی شئے نہیں بلکہ اس کی طبیعت کا یہ کیفیت ایک خاصہ بن جاتی ہے اور وہ ہر وقت اس سے لطف اندوز ہو رہا ہوتا ہے۔ ایسے انسان کو یہ ضرورت نہیں ہوتی کہ وہ الگ جا کر اور مصلّی پر بیٹھ کر دعائیں کرے بلکہ وہ خلوت و جلوت میں دعا کر رہا ہوتا ہے۔ اور جب اس کی زبان پر اَور اَور کلام جاری ہوتے ہیں اور اس کی آنکھوں کے آگے اَور اَور نظارے پھر رہے ہوتے ہیں اُس کی رُوح اپنے مالک و خالق کے عتبۂ رحمت پر گری ہوئی اپنے لئے اور ساری دُنیا کے لئے طلب گارِ رحمت ہو رہی ہوتی ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الفرقان صفحہ ۱۸۹)

تحریک وقفِ زندگی اور لجنات اماء اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فضلِ عمر رضی اللہ عنہ وقفِ زندگی کے متعلق فرماتے ہیں:-

"میرے نزدیک اس کی ایک حد تک ذمّہ داری لجنہ اماء اللہ پر بھی ہے اگر لجنہ اماء اللہ دین کی ضرورتوں اور وقت کی اہمیت کو اچھی طرح عورتوں کے ذہن نشین کرا دے تو مسال کے اندر اندر جس طرح کہتے ہیں کہ زمین نے اپنا کلیجہ نکال کر باہر رکھ دیا ہے اسی طرح عورتیں بھی اپنا کلیجہ نکال کر باہر رکھ دیں۔ عورتوں کا کلیجہ اولاد ہوتی ہے اگر مائیں اپنے لڑکوں کو زندگی وقف کرنے اور دوسرے دینی کاموں میں حصہ لینے کی تحریک کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ بہت زیادہ نوجوان اپنے آپ کو وقف کرنے لگ جائیں۔"

(الفضل ۳۰ رجنوری ۱۹۴۶ء)

لجنات اماء اللہ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق دین کی ضرورتوں اور وقفِ زندگی کی اہمیت کو آپ اپنے حلقہ کی عورتوں کے ذہن نشین کرائیں تاکہ مائیں اپنے لڑکوں کو زندگی وقف کرنے کی تحریک کریں اور زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس نوجوان اپنے آپ کو وقف اور اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے پیش کر سکیں۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید۔ ربوہ)

حقوق العباد کی ادائیگی اور احبابِ جماعت

حقوق العباد کی ادائیگی مومن کا ایک اہم فریضہ ہے جسے بہر حال ادا کرنا چاہیئے بالخصوص جماعتِ احمدیہ کے احباب کو تو خاص طور پر اس بارے میں کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ ہماری جماعت کے تو قیام کا مقصد ہی یہ ہے کہ یُحیی الدّین و یقیم الشریعۃ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام احباب پر حقوق العباد کی اہمیّت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"مَیں دیکھتا ہوں کہ جس تعلیم اور درجہ تک خدا تعالیٰ پہنچانا چاہتا ہے اس میں ابھی بہت کمزوری ہے۔ صرف دعویٰ ہی نہ ہونا چاہیئے کہ ہم ایمان دار ہیں بلکہ اس ایمان کو طلب کرنا چاہیئے جسے خدا چاہتا ہے۔ بھائیوں کے حقوق اور ہمسایوں کے حقوق کو شناخت کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ زبان سے کہہ لینا کہ ہم جانتے ہیں بے شک آسان ہے مگر سچی ہمدردی کو برت کر دکھلانا مشکل ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ تمام حرکات و اعمال و افعال کے لئے ایمان مثل ایک انجن کے ہے۔ جب حقیقی ایمان ہوتا ہے تو سب حقوق خود بخود نظر آجاتے ہیں اور بڑے بڑے اعمال اور ہمدردی انسان خود بخود کرنے لگتا ہے۔" (البدر ۲۱ر اگست ۱۹۰۳ء)

(ناظرِ اصلاح و ارشاد)

درخواستِ دعا۔ میری اہلیہ امۃ الرحمٰن طیبہ صاحبہ ان دنوں فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں زیرِ علاج ہیں۔ گو پہلے سے کافی افاقہ ہے لیکن تاحال کمزوری بہت ہے۔ احبابِ جماعت سے صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد نواز مومن۔ ربوہ)